بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دین اور مذہب میں فرق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی ؛	اللہ تبارک و تعالیٰ	..	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی ؛	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	..	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی ؛	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	..	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی ؛	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	..	فرقہ وارانہ نام نہیں
ہماری محبت	صرف ایک	یعنی ؛	اللہ تعالیٰ سے تعلق	..	دنیوی تعلقات نہیں
ہمارا افتخار	صرف ایک	یعنی ؛	ایمان باللہ العظیم	..	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

ربیع الاول ۱۴۱۶ھ
اشاعت ۱۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دین اور مذہب میں فرق

اکثر لوگ دین اور مذہب کے فرق کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور غیر شعوری طور پر دینِ اسلام کو بھی مذہب ہی سمجھتے ہیں حالانکہ دین اور مذہب میں دن اور رات کا فرق ہے۔ اسے بھی اُمّت کی بدنصیبی ہی سمجھ لیں کہ مذہبی اجارہ دار: مُلّا، پیر، گدی نشین اور فتوے ساز اس فرق کو واضح کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے کیونکہ انہیں اپنی دکانداری کے مَندا پڑنے کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔

مذہب جہاں غیر اسلامی لفظ ہے وہاں اُمّت کے متحد ہونے میں بھی حائل ہے۔ موجودہ مذاہب اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یاد رہے جب مذاہب کا وجود نہیں تھا تو پوری اُمت ایک تھی اور اُن کا دین بھی ایک تھا۔ لیکن جب سے عقیدت مند غلو کے نشے میں مست ہوئے اور تقلید کی مے کو مُنہ سے لگایا اس وقت سے اُمت کا شیرازہ بکھر گیا اور اب لاکھ کوشش کے باوجود سنبھلنے میں نہیں آرہا لہٰذا مذاہب سے دستبردار ہونے اور فرقوں کو خیرباد کہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ اس پر جب ہی عمل ہوسکتا ہے کہ دین اور مذہب کے فرق کو واضح کیا جائے لیکن اس سے پہلے دونوں الفاظ کے معانی اور مفہوم پر غور کرلیا جائے تاکہ آئندہ کی تحریر سمجھنے میں آسانی ہو۔

دین اور مذہب کا مفہوم اور معانی

دین | دین کے معانی ہیں "بدلہ" (منجد) اس کے ساتھ جب لفظ "یوم" لگے گا تو اسے بدلے کا دن کہا جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے :-

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (فاتحہ-۳) — اللہ مالک ہے روزِ جزا کا یعنی بدلے (قیامت) کے دن کا۔

دین کے معنی "قانون" کے بھی ہیں (منجد) قرآن مجید میں لفظ "دین" قانون کے

معنی میں بھی استعمال ہوا ہے :۔

مَاكَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ — یوسف علیہ السلام بادشاہ وقت کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ چاہے ۔

(یوسف ۔ ۷۶)

اور دین کے ساتھ جب "اسلام" استعمال ہوگا تو اس سے مفہوم لیا جائے گا اسلامی قانون جیسا کہ درج ذیل آیات سے واضح ہے ۔

(۱) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ — بے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین (قانون) تو اسلام ہی ہے ۔

(آل عمران ۔ ۱۹)

(۲) رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا — اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسلام کو دین یعنی قانون کے طور پر پسند کیا ہے ۔

(مائدہ ۔ ۳)

مذہب

ذَہَبَ = جانا ۔ گذرنا ۔ چلنا ۔ (منجد)

مذہب = طریقہ ۔ اعتقاد ۔ روش (منجد)

مذہب عربی گرامر کی رو سے اسم ظرف ہے جس میں کسی بھی فعل کی جگہ یا وقت پایا جاتا ہے ۔ (تسہیل الادب فی لسان العرب جز ثانی) اس لحاظ سے مذہب کے معنی ہوئے "جانے کی جگہ یا جانے کا وقت" جانے کی جگہ کے معنوں کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے :۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ — اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب جانے کی جگہ یعنی قضائے حاجت کی جگہ جاتے تو دور جاتے ۔

(سنن ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب قضائے حاجت)

لیکن عرف عام میں لفظ مذہب فرقوں کے راستے اور طریقوں کے لئے بولا جاتا ہے ۔ جیسا کہ لغت کی کتابوں میں درج ہے :۔

اسلام کے مشہور مذہب چار ہیں ۔ "حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی" (المنجد صفحہ ۳۵۷) اسلام کے مشہور مذہب چار ہیں ۔ "حنفی ۔ شافعی ، حنبلی، مالکی" (مصباح اللغات صفحہ ۲۶۸)

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ اسلام کے ماننے والے اسلامی قانون اور اسلامی نظام زندگی کو دین یا دین اسلام کے طور پر ہی قبول کرتے اور متعارف کراتے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ دین کے مقابلہ میں خود ساختہ لفظ "مذہب" کو اختیار کیا گیا جس کا نہ تو قرآن مجید میں کوئی ثبوت ہے اور نہ ہی احادیث میں۔ بلکہ احادیث میں جس مفہوم میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اس کو اسلام کے لئے استعمال کرنا اسلام کی توہین ہے جو اہل اسلام کو زیب نہیں دیتا۔ اب تو لفظ مذہب اتنا عام ہو چکا ہے کہ اسلام کو دین کے بجائے مذہب کے طور پر پہچانا جانے لگا ہے اور یہ سب مذہبی اجارہ داروں ہی کا کیا ہوا ہے۔ بہرحال ملاحظہ فرمائیں دین اور مذہب میں فرق تاکہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہو سکے:۔

تقابلی جائزہ

دین اور مذہب کا فرق

دین	مذہب
(۱) دین شرعی لفظ ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔	(۱) مذہب غیر شرعی لفظ ہے جو قرآن و حدیث میں اس مطلب کے لئے استعمال نہیں ہوا۔
(۲) اللہ تعالیٰ کے ہاں تو دین اسلام ہی ہے۔ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران ۱۹) بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں تو اسلام ہی دین ہے۔	(۲) مذاہب کے پاس ایسی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ مذاہب تو فرقے ہیں۔
(۳) دین اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے۔ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (مائدہ ۳) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین	(۳) اسلام میں مذاہب اور فرقوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ تصور تک نہیں لہٰذا مذاہب خود ساختہ ہوئے اور خود ساختہ چیز

پسند کیا ہے۔

(۴) دین مکمل ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (مائدہ ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

(۵) دین خالص ہے۔

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (زمر ۳)

خبردار! اللہ کا دین تو خالص ہے۔

(۶) دین اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ (بقرہ ۱۳۲)

بے شک اللہ نے تمہارے لئے دین منتخب کیا ہے۔

(۷) دین ہی قابلِ قبول ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (آل عمران ۸۵)

جو کوئی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو تو وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۸) جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ دین سب کا سب اللہ کا ہو جائے۔

وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ (انفال ۳۹)

لڑو ان سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کا ہو جائے۔

(۹) رسول تو صرف دین ہی لے کر آتا ہے۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی

اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہوا کرتی۔

(۴) مذاہب نامکمل ہیں۔

مذاہب میں خود ساختہ فتوے جاری ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا گویا اہل مذاہب کا ضابطۂ حیات نامکمل ہے۔

(۵) مذاہب خالص نہیں ہیں۔ ان میں مختلف لوگوں کے فتووں، رایوں اور قیاسوں کی آمیزش ہے۔

(۶) مذاہب بندوں کے منتخب کردہ ہیں۔

(۷) مذاہب چونکہ خود ساختہ ہیں اور دین کی ضد ہیں لہٰذا قبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۸) جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ مذاہب جو بعض شخصیات اور شہروں سے منسوب ہیں باقی رہیں۔

(۹) مذاہب کا رسول سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان کی نسبت دیگر شخصیات

وَ دِيْنِ الْحَقِّ (توبہ ۳۳)
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے۔

سے ہوتی ہے۔
موجودہ صورتِ حال اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (انعام ۱۵۹)
بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

(۱۰) دین میں فقہ خیر کا سبب ہے۔
مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔
جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں فقہ عطا کرتا ہے۔
(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۱۰) مقلد فقیہ نہیں بن سکتا لہٰذا خیر سے محروم رہتا ہے۔ مثلاً مقلد کے لئے مجتہد کا قول ہی دلیل ہوتا ہے۔
مقلد یہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہی حکم ہے اس لئے کہ ابو حنیفہؒ کی رائے نے مجھے اس تک پہنچایا ہے اور جس حکم تک مجھے ان کی رائے پہنچائے بس وہی میرے نزدیک حقیقت ہے (توضیح)

غرض یہ کہ مذہب اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر شرعی اور خود ساختہ طور پر روابط پیدا کرنے کا نام ہے جس میں عبادت کے خود ساختہ طریقوں کے علاوہ خواہش نفس کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔ جبکہ دین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی گزارنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جماعت المسلمین کا کسی بھی مذہب، مسلک اور فرقے سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مذاہب سے سخت بیزار ہے کیونکہ یہ خود ساختہ اور دین اسلام کی ضد ہیں اور دین اسلام میں تفرقہ ڈالنے کا سبب ہیں اس کے برعکس دین اسلام اجتماعیت پسند اور عالمگیر ہے جو تفرقہ بازی جیسے گھناؤنے عمل کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا

اسلام کا دعویٰ کرنے والوں کو چاہئے کہ ایسے اعمال سے باز رہیں بلکہ سخت نفرت کریں جن سے اسلام جیسے مکمل، مدلل اور معتدل دین پر زد پڑتی ہو کیونکہ دین اسلام ہی ہماری بقا اور نجات کا ضامن ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝

(حٰمٓ سجدہ - ۳۳)

اور قول کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے، عملِ صالح کرے اور یہ کہے کہ بے شک میں مسلمین میں سے ہوں۔

اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ كَالۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝

(نٓ - ۳۵)

کیا ہم مسلمین کو مجرمین کے مانند قرار دیں گے۔